کمیونسٹ پارٹی کی کھلی اور چھپی سرگرمیاں، ترقی پسند صحافیوں کی وارداتیں اور حکمت عملی، مہاجر سندھی سیاست کا ارتقا اور احوال، جماعت اسلامی کو درپیش چیلنج، پاکستان کی دستوری تاریخ کے اہم موڑ، بھٹو مرحوم کی سیاست کے پیچ وخم، وادی صحافت کے نشیب وفراز، ہندو سیاست کا شاخسانہ وغیرہ۔

عابد صاحب کے دانش ورانہ نکات ومعارف کے حامل، چند مختصر اقتباسات: ○ پاکستان کی پرانی نسل کو قائد اچھے ملے، اور انھوں نے قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے بہت کچھ کیا۔ مگر نئی نسل کا المیہ یہ ہے کہ وہ قیادت سے محروم رہی، بلکہ اس کا واسطہ دجالوں سے رہا، جو اسے فریب پر فریب دیتے رہے۔ (ص ۱۳) ○ مولانا ظفر احمد انصاری نے قیام پاکستان کے بعد قائداعظم سے کہا تھا کہ ''مسلم لیگ صرف پاکستان بنانے کے لیے تھی، پاکستان بن گیا، اس کا کردار ختم ہوگیا ہے [اب ختم کرنے کا اعلان کردیجیے]''۔ اگر اس تجویز پر عمل ہوتا تو لیگ کا مردہ خراب ہونے سے بچ جاتا (ص ۱۶۱)۔ ○ ایوب خان کو راستے سے ہٹانے کا منصوبہ سی آئی اے کا تھا، وہ پروچائنا [کمیونسٹ] گروپ کو استعمال کر رہی تھی۔ (ص ۲۳۴) ○ ایک تقریر میں معراج [محمد خاں] نے مودودی صاحب پر بدتمیزی کے ساتھ نکتہ چینی کی۔ [ذوالفقار علی] بھٹو فوراً کھڑے ہوگئے اور کہا ''یہ خیالات معراج کے ہیں میرے نہیں، میرے دل میں مولانا مودودی کا بہت احترام ہے''۔ (ص ۲۴۴)

عابد صاحب اختصار، جامعیت اور بلا کی سادگی و پرکاری کے ساتھ بڑے بڑے موضوعات کو ایک ڈیڑھ صفحے میں قلم بند کر دیتے ہیں، جس میں مطالعے کی وسعت، مشاہدے کی گہرائی اور موضوعات کا تنوع، قاری کو ان کا گرویدہ بنالیتا ہے۔ اگرچہ یہ کتاب اُن کے کالموں کا مجموعہ ہے، مگر اس میں انھوں نے آپ بیتی سے بڑھ کر جگ بیتی تحریر کی ہے۔ اچھا ہوتا کہ کتاب کی مناسبت سے کچھ تکرار کو ختم کر دیا جاتا۔ پروفیسر شاہد ہاشمی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اس دستاویز کی پیش کاری میں دل چسپی لی، اور ارزاں قیمت پر ایک دل چسپ کتاب فراہم کرنے میں کامیاب رہے۔ (سلیم منصور خالد)

متبادل سودی نظام کے دعوے، استاد محمد طاسینؒ۔ ناشر: گوشۂ علم وتحقیق، کراچی۔ تقسیم کار: فضلی بک سپر مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۱۸۰۔ قیمت: ۱۳۰ روپے۔

استاد محمد طاسین مصنف اور محقق کی حیثیت سے ایک معروف نام ہے۔ مولانا کی درجن بھر کتب اور کتابچے شائع ہوچکے ہیں۔ بعض موضوعات پر ان کی منفرد آرا ان کے دقتِ مطالعہ کی مظہر ہیں۔ مروجہ زمین داری نظام پر ان کا اپنا ایک نقطۂ نظر ہے، اور وہ پاکستان کی جاگیروں کو عشری کے بجاے خراجی زمینیں قرار دیتے ہیں۔